روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 19 فروری 2003ء 17 ذوالحج 1423 ہجری-19 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 39

تخلیق آدم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

(صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب بدء السلام حدیث نمبر 5759)

اللہ تعالیٰ کی صفت المصور کا پرمعارف اور لطیف تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو صورتیں بخشیں اور خوبصورت نقش و نگار دیئے

آنحضرت ﷺ نے بت پرستی اور مشرکانہ خیالات پیدا کرنے والی تصاویر بنانے سے منع فرمایا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14-فروری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 فروری 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت المصور کی لغوی تشریح بیان کرنے کے بعد اس کی تفسیر آیات قرآنی' احادیث نبویہ' ارشادات حضرت مسیح موعود اور گزشتہ مفسرین کے بیانات کی روشنی میں فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیت نمبر 25 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا جس میں صفات حسنہ کے بیان میں صفت المصوّر کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ المصوّر کی لغوی تشریح بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صوّر کے معنی ہیں کہ اس نے شکل و صورت بنائی اور باریک بینی سے صفات عطا کیں۔ صورتوں اور نقش و نگار سے مزیّن کرنے والی ہستی المصوّر ہے جس نے تمام موجودات کو صورتیں بخشی ہیں جن کی وجہ سے ہر وجود دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ صورۃ ایسے نقوش کو کہتے ہیں جن سے صاحب صورت اپنے غیر سے ممیّز ہوتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ یعنی اپنی صفات سمجھنے والا بنایا۔ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی صورت یہی ہے کہ وہ اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی نے اپنی ننگی آنکھ سے نہیں دیکھا بلکہ وہ دل پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ماں کے پیٹ میں ساڑھے چار ماہ کی عمر میں روح ڈالی جاتی ہے۔ ٹورانٹو یونیورسٹی کینیڈا کے ایک پروفیسر نے اس بات کو آنحضرتؐ کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے آپؐ نے ایک سائنسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ بچے کو ماں کے پیٹ میں جب 120 ایام گزرتے ہیں یعنی چار ماہ ہو جاتے ہیں تو فرشتہ روح پھونکتا ہے اور اس کا رزق' اجل' عمل اور اس کی شقاوت و سعادت لکھ دیتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے تو آپؐ کے پاس حبشہ کے ماریہ نامی کنیسہ کی خوبصورتی کا تذکرہ ہوا۔ اس میں خوبصورت مورتیاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نیک آدمی کی وفات پر مورتیاں بناتے ہیں یہ شریر لوگ ہیں۔ آنحضرتؐ نے مشرکانہ اور بت پرستی کیلئے تصاویر بنانے والوں پر لعنت بھیجی۔

حضور انور نے فرمایا کہ تصویر اپنی ذات میں منع نہیں ہے بلکہ دل میں مشرکانہ خیالات پیدا کرنے والی اور بت پرستی کیلئے بنائی جانے والی تصاویر منع ہیں۔ بعض لوگ حضرت مسیح موعود کا چہرہ دیکھ کر ایمان لائے۔ خطبہ کے اختتام پر حضور انور نے "دعا فرمانے" کے محاورے کے استعمال کے بارہ میں فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو فرمانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا ہے اس کے حضور تو عرض ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت دعا فرمانے کا محاورہ استعمال نہ کریں۔

تحریک جدید کا ایک عظیم الشان مقصد

سیدنا حضرت المصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے ذریعے ایک نظام نو کے قیام کی بشارت دی ہے جس کے ماتحت "ہر شخص کی باعزت روزی علاج اور تعلیم کا انتظام ہوگا یتیم بھیک نہ مانگے گا اور بیوہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔" (لیکچر نظام نو)

تحریک جدید اس عظیم الشان نظام نو کیلئے پیش رو کی حیثیت رکھتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سمینار آگاہی صحت عامہ

آگاہی صحت عامہ کیلئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک سمینار مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ یکم مارچ 2003ء بروز ہفتہ بوقت 30-4 بجے سمینار ہال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کریں گی۔ سمینار کا موضوع ہے۔ "خواتین کی جلدی بیماریاں" یہ سمینار صرف خواتین کیلئے ہے جو خواتین اس سے استفادہ کرنا چاہیں وہ اپنا نام استقبالیہ / دفتر فضل عمر ہسپتال میں رجسٹر کروالیں تاکہ دعوت نامے جاری کئے جاسکیں۔ داخلہ صرف دعوت نامہ کے ذریعہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

AACP کا سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن مورخہ 8'9 مارچ 2003ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد کر رہی ہے۔ کنونشن میں اہم موضوعات پر لیکچرز' ٹیوٹوریلز' سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ کا مقابلہ اور مختلف کمپنیز کے معلوماتی سٹالز بھی ہونگے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے تمام احمدی احباب و خواتین سے شرکت کی درخواست ہے۔ تفصیلات کیلئے اپنی مقامی مجلس کے عہدیداران سے رابطہ فرمائیں۔ جہاں مقامی مجلس قائم نہ ہو وہاں سے احباب و خواتین مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

Email:gsaacp@yahoo.com

فون:04524-213694 (8 تا 10 بجے رات)

(چیئرمین AACP)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1969ء (1)

6تا8 جنوری گزشتہ سال کا موخر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 3152 رہی۔

8 جنوری حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

9تا11 جنوری جماعت غانا کا 44واں جلسہ سالانہ۔

25 جنوری اندرا گاندھی کی قادیان میں آمد۔

24 مارچ وزیراعلیٰ پنجاب سردار گورنام سنگھ کی قادیان آمد۔

28تا30 مارچ سالانہ مجلس مشاورت۔

مارچ لائبیریا کے علاقہ کیپ ماؤنٹ میں جماعت کا پہلا پرائمری سکول جاری ہوا۔

3 اپریل حضرت مرزا اسلام اللہ صاحب چنیوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

18 اپریل فرینکفرٹ جرمنی میں جماعت کے مشن اور بیت الذکر کے قیام پر دس سال گزرنے پر پروقار تقریب منعقد ہوئی اس کی صدارت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔

اپریل مجلس خدام الاحمدیہ کے چھ امتحانوں پر مشتمل نصاب کی منظوری دی گئی۔

اپریل آسنور کشمیر (بھارت) میں صوبائی کانفرنس۔

یکم مئی تحریک وقف عارضی کے پہلے تین سالہ دور کا اختتام اور دوسرے پانچ سالہ دور کا آغاز۔

9 مئی تا 3 اکتوبر حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ پر خطبات ارشاد فرمائے۔

25 مئی فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت پہلی دفعہ علمی تحقیق پر انعامات دیئے گئے۔

30 مئی حضرت حافظ عبدالسمیع صاحب امروہوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

مئی سکنڈے نیویا کے مربی مکرم کمال یوسف صاحب کا دورہ آئس لینڈ جس سے پہلی دفعہ وہاں احمدیت کی اشاعت ہوئی۔

مئی گوٹن برگ سویڈن مشن کا قیام۔ جون 69ء تک یوگوسلاوین احمدیوں کی تعداد 33 تک پہنچ گئی۔

5 جون کیرالہ بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔

7,8 جون اڑیسہ بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

13 جون چوہدری حبیب اللہ صاحب کو قبولہ پاکپتن میں شہید کر دیا گیا۔

جون حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر سورۃ فاتحہ کی اشاعت۔

—— وسط 1969ء میں مشہور اطالوی مستشرق، آٹھ زبانوں کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر اطالوکیوسی جماعت میں داخل ہوئے۔ حضور نے آپ کا نام محمد عبدالہادی تجویز فرمایا۔

5 اگست جرمن مشن کی طرف سے جرمنی کے صدر کو ترجمہ قرآن کا تحفہ دیا گیا۔

7 اگست حضرت منشی عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

22 اگست جنرل اختر حسین ملک اور ان کی اہلیہ کی ترکی میں کار کے حادثے میں وفات۔

27 اگست حضرت صوفی محمد یعقوب صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

رپورٹ: نوید احمد عادل مربی سلسلہ ویسٹرن ریجن غانا

ویسٹرن ریجن غانا کی اٹھارھویں کانفرنس

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ویسٹرن ریجن کو اٹھارہویں ریجنل کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس ریجن کے ہیڈ کوارٹر "ٹاکوراڈی" شہر میں مورخہ 27/ اکتوبر 2002ء کو "ٹاکوراڈی پولی ٹیکنیک کالج" کی وسیع و عریض گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔

پروگرام کانفرنس

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی مکرم امیر صاحب غانا کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

سب سے پہلے خدام الاحمدیہ کی طرف سے گارڈز آف آنر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد لوائے احمدیت اور غانا کا پرچم لہرایا گیا۔ غانا کا پرچم آنریبل ویسٹرن ریجنل منسٹر نے اور لوائے احمدیت مکرم امیر صاحب نے لہرایا۔ اس ساری کارروائی کے دوران احباب جماعت کھڑے ہو کر لاالہ الا اللّٰہ کے نغمات گاتے رہے۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی تلاوت قرآن مجید اور اس کے انگریزی اور فانٹی (لوکل زبان) ترجمہ کے ساتھ ہوئی۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ و العرفان" کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے گئے اور ان کا بھی انگریزی اور فانٹی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد الحاج ڈاکٹر محمد بن ابراہیم جو کہ ویسٹرن ریجن میں جماعت احمدیہ کے ریجنل صدر ہیں نے اپنی مختصر تقریر میں آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور دوران سال ریجن میں ہونے والی بعض جماعتی ترقیات کا ذکر کیا۔

اس دوران ناصرات الاحمدیہ نے اردو نظم "ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے" انگریزی اور فانٹی ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ بعدازاں مکرم الحاج آدم داؤدی سابق صدر خدام الاحمدیہ غانا نے تقریر کی۔

اس کے بعد مختلف مذہبی جماعتوں کی طرف سے تہنیتی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جن میں انہوں نے جماعت کی دعوت الی اللہ، تعلیمی اور طبی سرگرمیوں کو سراہا۔ سب سے پہلے بشپ آف کیتھولک مشن ٹاکوراڈی کے نمائندہ نے پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ احمدیہ جماعت نے امن کی بحالی، طبی اور تعلیمی سہولتوں کی فراہمی اور دوسری سرگرمیاں جو انسانی ترقی میں مدد دیتی ہیں ان میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت نے مذہبی رواداری اور بھائی چارے کے میدان میں دوسرے مذاہب کے ساتھ بہت محنت کی ہے اور کیتھولک مشن ان اصولوں میں جماعت کے ساتھ ہے۔

اسمبلیز آف گاڈ چرچ کے نمائندہ نے اپنا پیغام پیش کرتے ہوئے جماعت کو کامیاب کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی اور الحاج ڈاکٹر محمد بن ابراہیم ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز ویسٹرن ریجن کی محنت اور ایمانداری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی شخصیت کے یہ پہلو ان کے عقیدہ کی وجہ سے ہیں۔

بعدازاں چیئرمین کرسچین کونسل آف غانا ٹاکوراڈی برانچ نے اپنا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ وہ اس کانفرنس میں اپنی موجودگی کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس دوسرے اجتماعات کی طرح نہیں ہے کیونکہ اس کانفرنس کی کارروائی میں ہم اپنی زندگیوں کو کانفرنس کے Theme کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔

سب سے آخر پر ریجنل منسٹر آف ویسٹرن ریجن آنریبل جوزف بوآہن ایڈو صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اس بات کی صاف گواہی دیتی ہیں کہ احمدی اور دوسرے افراد میں ایک نمایاں فرق ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین حق کا مطلب ہے امن لیکن بعض لوگ اسے غلط طریقے پر استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اس وقت یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف خود اپنی تعلیمات پر عمل کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں تاکہ امن قائم ہو سکے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب بغیر کسی ڈرائیور اور محافظ کے کانفرنس میں اکیلے ہی تشریف لائے۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی کہ کیوں خلاف معمول ایسا ہوا ہے تو انہوں نے سادگی سے جواب دیا کہ "بس میں اس کانفرنس میں آنا چاہتا تھا اس لئے آ گیا ہوں"۔

کانفرنس کے آخر پر مکرم و محترم امیر صاحب غانا نے کچھ اختتامی کلمات کہے اور دعا کروا کر کانفرنس کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام احباب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کانفرنس کی کل حاضری 1328 رہی۔

میڈیا کوریج

اس کانفرنس کی نہ صرف ویسٹرن ریجن میں بلکہ قومی سطح پر پبلسٹی کی گئی۔ غانا ٹیلیوژن نے اپنی سات بجے کی خبروں میں کانفرنس کی خبر دی اسی طرح غانا ریڈیو نے اپنی چھ بجے کی خبروں میں کانفرنس کا ذکر کیا۔ نیز ایک پروگرام Ghana Today پر بھی ویسٹرن ریجن کی اہم خبر کے طور پر اس کو پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں ویسٹرن ریجن کے تینوں لوکل FM یعنی Twin city FM, Sky power FM, Good News FM نے بھی بھرپور طریقے پر کانفرنس کی خبر اور کارروائی کے بعض حصوں کو نشر کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

مختلف جماعتی شعبہ جات (خصوصاً شعبہ اشاعت) میں ذمہ داریوں کی تفاصیل اور ادائیگی کے طریق

دنیا میں تمام ذمہ داریاں بحیثیت امین کے سونپی جاتی ہیں

اگر ساری جماعت کے عہدیدار امین بن جائیں تو جماعت احمدیہ کی ترقی سینکڑوں گنا بڑھ سکتی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 27 نومبر 1992ء بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

سب سے زیادہ قابل گرفت امارت میں خیانت ہے

حضور انور نے فرمایا:

خیانت سے متعلق جو خطبات کا سلسلہ چل رہا ہے اس میں گزشتہ جمعہ پہ میں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی تھی کہ سب سے زیادہ بدنصیب اور سب سے زیادہ قابل گرفت خیانت کرنے والا وہ ہے جس کو امیر بنایا جائے اور وہ اپنی امارت کے معاملات میں خیانت کرے۔ یہ بہت ہی بڑا وعید ہے اور بہت ہی بڑی تنبیہ ہے جس سے متعلق میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ دنیا کے حکمران بھی دنیا کے معاملات میں امیر بنائے جاتے ہیں اور قطعاً اس بات سے بے خبر ہیں کہ وہ مالک نہیں ہیں بلکہ امین ہیں اور مالک صرف خدا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی ذات مالک نہیں ہے۔

ذمہ داریاں بحیثیت امین سپرد ہوتی ہیں

دنیا میں جتنی بھی ذمہ داریاں ہمیں سونپی جاتی ہیں بحیثیت امین کے سونپی جاتی ہیں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا دینی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یعنی روز جزا سزا کو ان سب امانتوں کا حساب لے گا۔ یہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے بار بار کھول کر پیش فرمایا اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف رنگ میں اس کی اہمیت ذہنوں اور دلوں پر واضح فرمائی۔ امیر سے متعلق جہاں تک دنیا کے معاملات کا تعلق ہے میں گزشتہ خطبے میں کچھ گفتگو کر چکا ہوں۔ اگرچہ مضمون بہت وسیع ہے اور تھوڑے وقت میں اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا لیکن اور بھی بہت سی باتیں مجھے کہنی ہیں اس لئے اب میں اس کے دوسرے حصے کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں یعنی دینی معاملات میں امارت۔

انبیاء کی ذمہ داری

دینی معاملات میں سب سے زیادہ ذمہ داری تو انبیاء پر ہوتی ہے کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ خود منتخب فرماتا ہے اور براہ راست منتخب فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انبیاء کی ساری زندگی ڈرتے ڈرتے گزرتی ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ نبی سب سے زیادہ متقی ہیں تو اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ سب سے زیادہ ہر وقت خدا کے خوف میں زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقٰکم کی روشنی میں جب ہم اس مضمون کو دیکھتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ عزت اسی کو بخشی جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ متقی تھا۔ پس تقویٰ کی ایک حالت عہدہ سے پہلے پائی جاتی ہے اور اس حالت کو مدنظر رکھ کر عہدہ دیا جاتا ہے۔ اور ایک حالت عہدہ کے بعد پیدا ہوتی ہے اور وہ حالت خوف کی حالت ہے کہ جس عہدہ کو میرے سپرد کیا گیا ہے کیا میں اس کا حق ادا کر سکتا ہوں یا نہیں۔

خلفاء کی ذمہ داری

دوسرے درجہ پر خلفاء کی ذمہ داری ہے جو انبیاء کے بعد اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتے ہیں کہ جو کام انبیاء نے کرنے تھے ان کو جاری رکھیں اور ان پر نظر رکھیں۔ ان کا انتخاب براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا مگر اس جماعت کے وسیلے سے ہوتا ہے جس جماعت کو خدا تعالیٰ کے نبی تیار کرتے ہیں اور ان کو امانتدار بنا کر اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ پس امانت کی بہت ہی بڑی اہمیت ہے۔ جب تک وہ جماعت امین رہے گی جس کو خدا کے قائم کردہ خلیفہ نے خود تربیت دے کر امین بنایا تھا اس وقت تک ان کا انتخاب بھی بہترین ہوتا چلا جائے گا اور اتقٰکم کا مضمون خلافت پر جاری وساری رہے گا۔ لیکن اگر اس جماعت کے تقویٰ میں فرق پڑ جائے تو لازماً اس کا اثر ان کے انتخاب پر بھی اثر انداز ہو گا۔ اور دراصل خلیفہ اور جماعت ایک دوسرے کا آئینہ بن جاتے ہیں، ایک دوسرے کے تقویٰ کی تصویر ہوتے ہیں اور یہ ایک ایسا مسلسل جاری وساری رابطہ ہے کہ اس میں کسی وقت بھی کوئی رخنہ نہیں ہوتا۔

جماعت خلیفہ کے لئے دعائیں کرے

اس پہلو سے جماعت کا فرض ہے کہ وہ خلیفہ کے لئے دعائیں کرتی رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ امانت دار رکھے اور امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیشہ خلیفہ کا یہ کام رہے گا کہ جماعت کو امانت کی طرف متوجہ کرتا رہے اور ایسا نظام قائم کرے اور ایسے نظام کی حفاظت کرے جس نظام میں صرف امین ہی پنپ سکتا ہے اور غیر امین کو اس میں جا کوئی نہ رہے۔ پس یہی کوشش ہے جو ہمیشہ خلفائے جماعت احمدیہ کرتے رہے اور اسی کوشش کا یہ ایک سلسلہ ہے جو میں خیانت اور اس کے مقابل پر امانت سے متعلق جماعت کو مختلف پہلوؤں سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

امراء کے فرائض

تیسرے درجہ پر وہ امراء ہیں جن کے سپرد جماعت میں کوئی ذمہ داری کی جاتی ہے۔ جہاں تک امراء کا تعلق ہے ان کی حیثیت دو طرح سے ہے۔ ایک حیثیت وہ ہے جس میں اس علاقے کے عوام نے اس خیال سے ان کو منتخب کیا کہ وہ امین ہیں اور ایک اس لحاظ سے کہ اس انتخاب پر خلیفہ وقت نے صاد کر دیا۔ پس اگرچہ خدا تعالیٰ کے تقرر کے لحاظ سے واسطہ در واسطہ پڑ چکا لیکن جس خلیفہ کو خدا نے عملاً منتخب فرمایا اس کا بھی صاد ہو گیا اور ان عوام کا صاد بھی ہو گیا جن کے نمائندوں نے پہلے خلیفہ چنا تھا۔ اس لئے امارت کو بھی ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اور امیر پر جو امارت کا بوجھ ڈالا جاتا ہے وہ بڑا مقدس بوجھ ہے اور اسی تقدس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ امراء کو اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

بعض دفعہ بعض جاہل علاقوں میں عہدوں کو براہ راست عزت کا ذریعہ سمجھا جانے لگتا ہے۔ اور جس طرح سیاست میں کسی منصب کو عزت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح ان جماعتی اور دینی عہدوں کو بھی بعض لوگ عزت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور عزت کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور عزت کے حصول کی خاطر عہدے سنبھالتے ہیں اور ان کے پیچھے بعض دفعہ ان کے خاندان والے، ان کے تعلق والوں کے جتھے بن جاتے ہیں۔ اگرچہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل اس بات پر نگاہ رہتی ہے کہ کسی قسم کا کوئی پراپیگنڈا عہدوں کے انتخاب کے وقت نہ ہو لیکن بعض دفعہ بغیر پروپیگنڈے کے بھی، یعنی ایسے پروپیگنڈے کے بغیر بھی جو ذمہ دار عہدیداران کو سنائی دے، عملاً پروپیگنڈے کا رنگ ہوتا ہے۔ بعض برادریاں بعض عہدوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں بعض دوستوں کے جتھے بعض عہدوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بظاہر ایک ایسے شخص کو امیر بنایا جاتا ہے جس کو خدا کی جماعت نے منتخب کیا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں نیتیں بگڑ جائیں وہاں خواہ وہ انتخاب جماعت کا ہو، خواہ اس پر خلیفہ وقت صاد کر دے اسے خدا کی تائید حاصل نہیں رہتی۔ پس یہاں پہنچ کر مضمون ایک اور فضا میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر عہدیدار جس کو جماعت نے چنا اور جس پر خلیفہ وقت نے صاد کیا وہ عہدیدار ضرور تائید یافتہ ہے اور ضرور امین ہو گا۔

خلیفہ خدا کو جواب دہ ہے

جہاں تک خلیفہ وقت کا تعلق ہے اس مضمون پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے۔ جب یہ سوال اٹھایا گیا کہ ایک خلیفہ بھی تو غلطی کر سکتا ہے اور بھی کچھ باتیں اس زمانے میں کی گئیں جو دراصل اہل پیغام کی طرف سے ایک مخفی پروپیگنڈے کی صورت میں جاری وساری تھیں اور سوسائٹی میں چہ میگوئیاں کی جا رہی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس مضمون پر جو خطبات دیئے ان میں اس حصے پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا دیکھو میں خدا کو جوابدہ ہوں اور تم لوگ مجھے جوابدہ ہو۔ جب میرے علم میں تمہاری

غلطی آتی ہے تو میں پکڑوں گا اور یہ نہ سمجھو کہ میں کسی پکڑ سے بالا ہوں۔ جب خدا نے یہ سمجھا کہ میں اس لائق نہیں رہا تو مجھے اٹھا سکتا ہے۔ پس خدا کا عدل دنیا سے واپس بلا لینا ہے، نہ اس دنیا میں کسی کو اختیار دینا کہ وہ خلیفہ وقت کو منصب سے ہٹا دے۔ پس جہاں خدا تعالیٰ کی پکڑ ہے وہاں اور بھی بہت سے امور ہیں جو کارفرما ہیں۔

خدا تعالیٰ ضروری نہیں کہ ہر غلطی پر ایسی پکڑ کرے کہ اس کے نزدیک ایسے شخص کا بلانا ضروری ہو جائے، نہ یہ مطلب ہے کہ ہر خلیفہ وقت جس کی موت واقع ہو اس نے کوئی غلطی کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے واپس بلا لیا۔ اس لئے یہاں غلطی سے اس مضمون میں اپنے دماغ میں الجھنیں پیدا نہ کر دیں۔ ہر شخص نے مرنا ہے، موت غلطی کی علامت نہیں ہے۔ مگر جو مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ تم کسی خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتے، صرف خدا ہے جو معزول کر سکتا ہے اور خدا کا عدل یہ ہے کہ وہ اس کو واپس بلانے کا فیصلہ کر لے گا۔ پھر یہ معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے، کیوں بلایا گیا۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کی نظر صرف کمزوریوں پر نہیں ہوتی بعض دوسرے پہلوؤں پر بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ وہ مہلت بھی دیتا ہے، بخشش کا سلوک بھی فرماتا ہے اس لئے نہ بلانے کا بھی مطلب یہ نہیں بنتا کہ وہ شخص غلطی سے پاک ہے۔ غلطیاں ہو سکتی ہیں اور استغفار کا مضمون بھی جاری رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر جہاں کمزوریوں پر پڑتی ہے وہاں بعض خوبیوں پر بھی پڑتی ہے۔ ان کے امتزاج کے نتیجے میں کچھ فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں اور کچھ بخشش اور سچی توبہ کے نتیجے میں بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر بن رہی ہوتی ہے یا کسی کے خلاف بگڑ رہی ہوتی ہے۔ تو یہ مضامین ہیں جن کا ملاءِ اعلیٰ سے تعلق ہے۔ بندے اور اللہ کے درمیان جو قصے چلتے ہیں، جو رشتے بنتے ہیں یا بگڑتے ہیں ان پر انسان کی نظر نہیں پڑ سکتی اس لئے اس کو خدا تعالیٰ پر ہی رہنے دینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر توکل رکھنا چاہئے جو بھی فیصلہ ہوگا وہ درست ہوگا۔

لیکن جہاں بندوں کے رشتے آپس میں بندھ جائیں وہاں بہت سی باتیں کھل کر سامنے آ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک بخشش کا معاملہ سامنے آتا ہے لیکن انسان بے اختیار ہوتا ہے کیونکہ جس سے بخشش کی توقع ہے وہ امین ہے، وہ مالک نہیں ہے۔ پس اس پہلو سے میرا تعلق جو جماعت میں عہدیداروں سے ہے اس میں بعض دفعہ جب مجھے سختی کرنی پڑتی ہے تو اس سختی سے بھی درگزر کرنی چاہئے۔ کیونکہ وہ میری بے اختیاری کی علامت ہے، میرے دل کی سختی کی علامت نہیں، وہ بے اختیاری یہ ہے کہ میں مالک نہیں ہوں، امین ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں ان کو جس حد تک میں سمجھتا ہوں اس طرح ادا ہونی چاہئیں۔ اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ غلطیاں ہیں تو خدا کی پکڑ کے نیچے ہوں اور اسی سے معافی کا طلبگار رہوں۔ درست فیصلے ہیں تو خدا ہی کی خاطر ہیں۔ اس لئے جہاں تک جماعت کے زاویے سے دیکھنے کا تعلق ہے اس کو خلیفہ وقت پر اعتماد رکھنا چاہئے اور توکل رکھنا چاہئے کہ وہ خدا کی طرف سے اس حد تک ضرور حفاظت یافتہ ہے کہ کوئی ایسی بڑی غلطیاں نہیں کرے گا جنہیں خدا درست نہ فرمائے، جن کا جماعت کو نقصان پہنچے کیونکہ اگر یہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ پر بھی اس کا حرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو مہلت دی ہوئی ہے اور اپنی حفاظت کے تابع رکھتے ہوئے خدمت کا موقع دیا ہے اس سے ایسی غلطیاں نہیں ہونے دیتا جو اس کے نظام کو بگاڑ دیں۔ پس ایسے وہ وقت ہیں جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے روشنی ڈالی کہ اگر خدانخواستہ ایسا خطرہ ہو تو خدا تعالیٰ جب چاہے اس کو واپس بلا سکتا ہے۔ مگر جماعت کو خلافت کی چھتری کے نیچے یہ حفاظت ضرور ہے کہ ایسی غلطیاں جو عارضی یا معمولی نوعیت کی ہوں جن سے نظام کے بگڑنے کا خدشہ نہ ہو ایسی غلطیوں سے اللہ تعالیٰ چاہے تو درگزر فرمائے۔ لیکن ایسی غلطیاں جو نظام کو بگاڑنے کا خطرہ رکھتی ہوں ان کی یا تو خدا تعالیٰ اصلاح فرما دے گا اور اس شخص کو سمجھا دے گا جس سے غلطی سرزد ہوئی اور وہ اپنے غلط فعل کو کالعدم کر دے گا یا پھر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اگر یہ فیصلہ فرمائے کہ مزید اس امانت کا اہل نہیں رہا تو اسے واپس بلا سکتا ہے۔

جماعت خلیفہ کے سامنے جوابدہ ہے

مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا امارتوں اور دیگر عہدیداروں کی نگرانی میں میں چونکہ مالک نہیں ہوں یا کوئی خلیفہ مالک نہیں ہے اس لئے اس کے اختیارات محدود ہیں اور انہیں محدود اختیارات کے تابع وہ فیصلے کرتا ہے لیکن اس کے سامنے جوابدہ سب ہیں۔ جس طرح وہ ہر لمحہ خدا کے سامنے جوابدہ رہتا ہے جو ان کی جواب طلبی کرتا ہے۔ یعنی خلیفہ وقت ہر وقت خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔ جماعت خلیفہ وقت کے سامنے جوابدہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جو امانت خلیفہ وقت کے سپرد فرمائی ہے وہ آگے مختلف دائروں میں جماعت کے مختلف عہدیداروں کے سپرد کی جاتی ہے اور ان سے جو جواب طلبی ہے وہ دو انسانوں کے درمیان ہے اور اس میں محدود علم کی بنا پر کئی لوگ بچ جاتے ہیں اور محدود علم کی بنا پر کئی لوگ سزا پاتے ہیں اور ہو سکتا ہے وہ سزاوار نہ ہوں۔ انسانی معاملات میں اس قسم کی غلطیوں کی گنجائشیں رہتی ہیں مگر نگرانی ضروری ہے اور اسی نگرانی کی طرف میں آج آپ کو اس لئے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ امیر اگر خیانت کرے تو اس کی خیانت سب سے زیادہ خطرناک خیانت ہے اور اس سے سب سے زیادہ باز پرس ہوگی۔

امارت کی امانت کا حق ادا کریں

پس جماعت میں جتنے امیر ہیں وہ بھی اس حدیث کے تابع ہیں اور جتنے دوسرے عہدیدار ہیں جو امراء کے تابع ہیں وہ بھی اسی حدیث کے تابع ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دوسرے فرمودات سے پتہ چلتا ہے کہ اس مضمون کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ کوئی ایک بھی ایسا پہلو نہیں جو اس سے بچ گیا ہو۔ دراصل چھوٹے سے چھوٹا عہدیدار بھی جو امین بنایا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس فرمان کے تابع اپنی زندگی گزارتا ہے اور اس لحاظ سے امانت کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔

جماعت کو جب میں بعض ہدایتیں دیتا ہوں، نصیحت کرتا ہوں تو ان نصیحتوں کو سن کر ان پر کیسے عمل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل کا انداز ہر شخص کی امانت کا آئینہ بن جاتا ہے۔ بہت سے امراء ہیں جب وہ ایک نصیحت کو سنتے ہیں وہ اس کو اپنی جماعت میں جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نصیحت سے مراد نظام جماعت سے تعلق میں نصیحتیں ہیں۔ وہ انہیں جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پوری دیانتداری سے چاہتے ہیں کہ اس ہدایت کا حق ادا ہو جائے۔ بعض ایسے ہیں جو سنتے ہیں اور غفلت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پوری توجہ نہیں کرتے۔ اور بعض ایسے ہیں جو کچھ دیر توجہ کرتے ہیں اور اس کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔ مختلف حالتوں میں جماعت پائی جاتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر ساری جماعت کے تمام عہدیداران اس حد تک امین بن جائیں جس حد تک اللہ تعالیٰ امانت کا تصور ہمارے سامنے پیش فرماتا ہے اور امارت کے مضمون کو قرآن اور حدیث کھول رہے ہیں، اور اس حد تک امین بن جائیں جس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاک نمونے سے ہمیں امانت کا مضمون سمجھ آتا ہے تو دنیا میں، اس دور میں جماعت احمدیہ کی ترقی سینکڑوں گنا زیادہ تیز رفتار سے ہو سکتی ہے۔ وہ انقلاب جو صدیوں دور دکھائی دیتے ہیں وہ ہمیں دروازے پر کھڑے دکھائی دینے لگیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ عہدیدار امین بنیں۔ اس پہلو سے امانت کی ذمہ داری بہت بڑی ہے اور اس پہلو سے ہماری امانت دراصل تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

حق امانت کی ادائیگی سے انقلاب جلد برپا ہو سکتا ہے

اگر جماعت کے عہدیداران جن پر کسی پہلو سے کوئی ذمہ داری ڈالی گئی ہے حقیقتاً امین بن جائیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ انقلاب جو دو سو سال کے بعد دکھائی دے رہا ہے وہ دیکھتے دیکھتے ہماری زندگیوں کے محدود دائروں میں ہی آ سکتا ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان جو اس روحانی انقلاب سے پہلے مر جاتے ہیں، وہ ساری نسلیں جو دنیا میں ضائع ہو جاتی ہیں ان کی امانت کا گویا ہم نے حق ادا نہ کیا۔ پس یہ وہ اہم پہلو ہے جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں بعض ایسی باتوں کا اعادہ کرتا ہوں جن کو میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔ اب میں دوبارہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ آپ امانت کا حق ادا کریں۔

سفروں کے دوران بہت سے ایسے نمونے دکھائی دیتے ہیں جب جماعتوں سے ملتا ہوں دوست وہاں بعض اپنے مہمانوں کو بھی لے کر آتے ہیں، ملاقاتیں ہوتی ہیں، (دعوت الی اللہ) کی باتیں ہوتی ہیں، دیگر دنیا کے مسائل پر گفتگو ہوتی ہے تو ساتھ ساتھ جماعت کا نقشہ بھی سامنے ابھرتا رہتا ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلتا چلا جاتا ہے کہ اس جماعت میں کون امیر کتنا ذمہ دار ہے، کون سے عہدیدار اپنے کام کی طرف توجہ کر رہے ہیں، کون سے غافل ہیں اور یہ مضمون کسی کوشش کے بغیر خود بخود نظروں کے سامنے اس طرح ابھرتا ہے جیسے کوئی منظر آنکھوں کے سامنے آ جائے اور بغیر کسی خاص کوشش کے اس منظر کے پہلو ان حصوں میں نمایاں ہوتے ہیں جہاں ان کو ہونا چاہئے۔

جب آپ سیر کرتے ہوئے کسی منظر پر نگاہ ڈالتے ہیں تو دو ہی چیزیں ہیں جو آپ کی نظر کو پکڑتی ہیں ورنہ بعض اتنے وسیع مناظر ہیں کہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے ہر حصے پر آپ نظر کو ٹکائیں اور غور کریں کہ یہاں کیا ہے اور وہاں کیا ہے۔ لیکن دو حصے ہیں جو فوراً آنکھ پر خود بخود روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک حسن کا حصہ ہے اور ایک بدزیبی کا، بدصورتی کا حصہ ہے۔ منظر میں جہاں کوئی بدصورتی ہوگی وہ ایک دم آنکھوں کے سامنے آئے گی۔ جہاں کوئی غیر معمولی حسن پایا جائے گا وہ ایک دم آنکھوں کے سامنے آئے گا۔ پس جماعتوں کو دیکھتے ہوئے بھی اس قسم کے تجربے ہوتے ہیں کہ خود بخود جماعت کے حسن بھی کھل کر سامنے آ جاتے ہیں اور خود بخود جماعت کی کمزوریاں بھی بڑی واضح طور پر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہیں۔

سیکرٹریان اشاعت کو نصائح

جن کمزوریوں کی طرف میں توجہ دلانے لگا ہوں یہ اکثر جماعتوں میں موجود ہیں اور بہت کم ایسی جماعتیں ہیں جو ان کمزوریوں سے پاک ہیں اور ان کمزوریوں کا تعلق عہدیداروں کی امانت سے ہے۔ مثلاً جب میں سفر کرتا ہوں یا کرتا رہا ہوں تو ایک چیز خصوصیت کے ساتھ میرے سامنے آتی ہے۔ جماعت نے اشاعت کے سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دی ہیں ان خدمات کو نہ جماعت کے سامنے لانے کی سچی کوشش کی گئی ہے نہ غیروں کے سامنے لانے کی سچی کوشش کی گئی ہے۔ دنیا کی جماعتوں کو شاید یہ علم نہیں کہ گزشتہ آٹھ سال میں جو ہجرت کے آٹھ سال یہاں گزارے ہیں اس کثرت سے اتنی زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ہے کہ جماعت کے گزشتہ سو سال میں اس کثرت سے دنیا کی زبانوں میں لٹریچر شائع نہیں ہوا تھا۔ یہ کوئی نعوذ باللہ گزشتہ سو سال پر فضیلت کے رنگ میں بیان نہیں کر رہا۔ لٹریچر کی بنیاد تو وہی ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے رکھی ہے اور بعد

میں آپ کے خلفاء نے رکھی اور سلسلے کے بزرگوں نے کام کیا لیکن وہ ذرائع مہیا نہیں تھے جن ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ساری دنیا میں مختلف زبانوں میں احمدیت کا پیغام اور قرآن اور سنت کا پیغام پہنچایا جا سکتا ہو۔ خدا تعالیٰ نے ہجرت کے انعام کے طور پر ہمیں وہ ذرائع مہیا فرمائے اور اس کثرت سے جماعت کا لٹریچر دنیا کی مختلف زبانوں میں طبع ہوا ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی بلکہ گزشتہ سو سال میں سارے عالم (دین حق) کی کوششوں سے اتنا لٹریچر مختلف زبانوں میں شائع نہیں ہوا جتنا خدا کے فضل سے چند سالوں میں جماعت احمدیہ کو شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مگر اس لٹریچر کی اشاعت کا کیا فائدہ اگر آج بھی، جو اس دور میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے، آج کے احمدیوں کو بھی پورا علم نہ ہو کہ کیا ہے اور جہاں تک غیروں کا تعلق ہے جن سے اس لٹریچر کا تعلق ہے ان تک وہ نہ پہنچے۔

اس سلسلہ میں سب سے بڑی غفلت اس سیکرٹری کی ہے جس کے سپرد اشاعت کا کام ہے۔ جب بھی مجھے موقع ملا میں نے اندازہ لگایا کہ سیکرٹریوں کو پتہ ہی نہیں کہ ان کا کام کیا ہے۔ ایک ٹیسٹ ہے جو میں آپ سب امراء کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو دنیا میں اس وقت میری آواز سن رہے ہیں یا بعد میں سنیں گے یا پڑھیں گے کہ وہ کسی وقت اپنے سیکرٹری اشاعت کو بلا کر اس سے پہلے کہ وہ تیاری کر لے موجودہ حالت کا اندازہ کرنے کی کوشش کریں تو ان پر بات کھل جائے گی۔ ان سے وہ پوچھیں کہ بتاؤ جماعت کا کون کون سا لٹریچر کن کن زبانوں میں شائع ہوا ہے۔ تمہارے پاس کوئی اس کی فہرست ہے، کوئی علم ہے کہ کیا ہے اور تمہارے پاس وہ کہاں ہے، کتنا ہے، کتنے رسائل شائع ہوتے ہیں، کتنا لٹریچر ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب اور بزرگان سلسلہ کی کتب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے تراجم کس کس زبان میں ہیں اور ان کو جماعت میں اور غیروں میں رائج کرنے کے لئے تم نے کیا کوشش کی ہے۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہاں ملک میں کتنی زبانیں بولنے والے موجود ہیں۔ کبھی تم نے یہ سوچا ہے کہ اگر آج میرے پاس کوئی احمدی آئے اور کہے کہ مجھے بوسنیا کا ایک نمائندہ ملا ہے میں اس کو کچھ پیش کرنا چاہتا ہوں تو میں کیا پیش کروں۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر کوئی آ کر یہ کہے کہ اٹلی کا ایک باشندہ میرا دوست بنا ہے۔ مجھے بتاؤ میں اس کو کیا دوں۔ کبھی تم نے غور کیا ہے کہ کوئی شخص اگر تمہارے پاس آئے کہ میں کوریا کے ایک دوست کو لے کر آیا ہوں اس کو پیش کرنے کے لئے بتایئے آپ کے پاس کیا ہے۔

غرضیکہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں اور بڑی بڑی مختلف زبانیں ایسی ہیں جن کو (دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں استعمال کرنا ضروری ہے ورنہ زبانوں کے بغیر کس طرح آپ پیغام پہنچا سکتے ہیں اور ان زبانوں میں اگر بول چال کی اہمیت نہیں ہے تو کم سے کم تحریر ہی پیش کر سکیں۔ اگر گفتگو نہیں ہے تو تحریراً بہت سی باتیں ہو جاتی ہیں۔ کئی گونگے ہیں بیچارے بول نہیں سکتے لیکن لکھنا سیکھ لیتے ہیں۔ تو زبان نہیں تو تحریر ہی سہی لیکن دعوت الی اللہ کا کام بہرحال ہونا ضروری ہے، پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ مگر اکثر لٹریچر ایسا ہے جس کے متعلق سیکرٹری اشاعت کو پتہ ہی نہیں ہے وہ ہے کیا، کہاں پڑا ہوا ہے اور کب سے آیا ہوا ہے، کس نے چھپوایا تھا، اس کی جو قیمت ہم نے دینی ہے، دی بھی ہے کہ نہیں۔ تو جب چھ مہینے، سال کے بعد امراء کو لکھا جاتا ہے تو پھر اطلاع ملتی ہے کہ یہ اتنا لٹریچر ہمیں ملا تھا، اتنا فروخت ہوا باقی اتنا پڑا ہوا ہے۔ لیکن یہ بھی نہیں پتہ کہ کہاں پڑا ہوتا ہے۔

جب ایک چیز کسی کے سپرد کی جاتی ہے تو اس کے مختلف پہلو ہیں جو اس کے ذہن میں فوراً ابھرنے چاہئیں۔ مثلاً ایک اشاعت کا سیکرٹری جس کو بنایا جاتا ہے اس کو فوری طور پر یہ پتہ کرنا چاہئے کہ کتنی کتابیں ہیں جن کا میں ذمہ دار ہوں، کتنے رسائل ہیں جن کا میں ذمہ دار ہوں وہ جگہ میرے پاس کونسی ہے جہاں میں ان کو رکھوں گا، کس سلیقے سے مجھے ان کو ترتیب دینا چاہئے۔ یہ سوچ آتے ہی سب سے پہلے وہ ان کاموں میں مصروف ہو جائے گا۔ ایک شخص کو سیکرٹری اشاعت بنایا ہے اس کے بعد ہو سکتا ہے اس کا ایک مہینہ بھر ان محنتوں میں لگ جائے۔ وہ معلوم کرے کہ نہ کوئی الگ کمرہ ہے جہاں اس کا سٹاک رکھا جا سکتا ہے نہ کتابوں کو خوبصورتی کے ساتھ دکھانے کا کوئی انتظام موجود ہے، نہ کوئی سٹاک رجسٹر ہے جس میں درج ہو کہ کتابیں کب، کہاں سے آئی تھیں اور ہم نے اس کی قیمت کسی کو ادا کرنی بھی ہے کہ نہیں۔ نہ اس کو یہ پتہ ہو کہ ان کتابوں کو آگے پھر شائع کرنے کا طریق کیا ہے۔ بہت وسیع کام ہے لیکن اکثر سیکرٹری اشاعت غافل ہیں۔ ان کو علم ہی کوئی نہیں اور نہ امراء ان کو اس طرح بلا کر ان کی جواب طلبی کرتے ہیں، نہ ان سے وہ پوچھتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے امیر بھی اپنی امانت کا حق ادا نہیں کرتا۔

میں نے ایک مثال جو رکھی ہے اس کو اور زیادہ آگے بڑھا کر دکھاتا ہوں۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ کتنے کام ہیں جماعت میں جو ہونے والے ہیں اور ایک ایک کام کو جب آپ نظر کے سامنے رکھتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے دنیا میں ایسی جماعت سے تعلق رکھنا جسے قرآن کریم نے آخرین قرار دیا، جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیغام کو تمام دنیا میں دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔

تمام لوگ خلیفہ کے مؤید ومعاون بنیں

یہی وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے سارے (مومنوں) کو بحیثیت ایک جماعت کے خلیفہ قرار دیا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں جو آیت استخلاف ہے اس میں مضمون اسی طرح شروع فرمایا ہے کہ گویا وہ تمام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھی جن کو آپ پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں وہ سارے ہی خلیفہ ہیں۔ کیونکہ جب تک ہر شخص خلیفہ نہ بنے، وہ جو خلیفہ کے طور پر چنا جاتا ہے اس کی تائید ہو ہی نہیں سکتی۔ ناممکن ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں بحیثیت خلیفہ ادا کر سکے جب تک ہر فرد بشر جو اس کے ساتھ کام کرنے والا ہے وہ اپنی ذات میں، اپنے محدود دائرے میں ایک خلیفہ کی طرح اس کا مؤید اور معاون نہ بنے اور اس کی نصرت کرنے والا نہ ہو۔ جب تک یہ نہ ہو اس وقت تک کوئی خلیفہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

متقیوں کی جماعت کی ضرورت ہے

اس لئے قرآن کریم نے کیسی پیاری دعا ہمیں سکھائی ہے کہ (۔) یہ دعا کیا کرو: اے خدا! ہمیں **متقیوں کا امام بنا۔ جب تک جماعت متقیوں کی جماعت نہ بن جائے اس وقت تک امامت کا معیار بلند نہیں ہو سکتا امامت کا گہرا تعلق متقیوں سے ہے اور اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ تمام نبیوں کے سردار اور سب سے افضل تھے تو لازماً یہ بات تبھی سچی ہو سکتی ہے اگر آپ کے ساتھی، وہ صحابہ جن کی آپ نے تربیت کی ہے وہ تمام دنیا میں انبیاء کے تربیت یافتہ دوسرے لوگوں سے زیادہ بہتر ہوں، ان سے افضل ہوں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سب سے زیادہ متقی اپنے پیچھے چھوڑے تھے۔** (۔)

متقیوں کی جماعت کی ضرورت ہے، ایسی جماعت کی ضرورت ہے جس میں ہر فرد بشر ایک خلیفہ کی طرح اپنی ذمہ داریاں اپنے دائرہ کار میں ادا کرنے کا شعور رکھتا ہو۔ یہ احساس رکھے کہ میں نے بہرحال یہ ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ اس معیار کو جتنا بلند کرتے چلے جائیں گے اتنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں گے اور وہ مقاصد یہی ہیں کہ (دین حق) کو دنیا میں نافذ کیا جائے، (دین حق) کی تمام خوبیوں کو اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ انسانوں کی زندگیوں میں ڈھال دیا جائے۔ جب ہم کہتے ہیں غلبہ، تو مراد یہ نہیں کہ کسی جگہ (مومنوں) کی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ اس غلبہ کے تو کوئی بھی معنے نہیں ہیں۔ غلبہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی حکومت دلوں پر قائم ہو، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حکومت ہمارے اعمال اور ہمارے کردار پر قائم ہو جائے، ہم عرش الٰہی بن جائیں، ہم پر خدا حکومت کرے۔ ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جب آپ ذمہ داریوں پر غور کریں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ کتنا بڑا کام ہے جو کرنے والا ہے اور ابھی باقی ہے۔

سیکرٹری اشاعت کی ذمہ داریاں

اب میں واپس اشاعت کے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ اگر سیکرٹری اشاعت نے کام کرنا ہے تو اسے آغاز ہی سے اپنی ذمہ داریوں کی ہر تفصیل کو سمجھنا ہوگا اور اگر وہ سمجھے تو اس کے نتیجے میں اس سوسائٹی میں جس سوسائٹی میں وہ جماعت ہے جہاں کے سیکرٹری اشاعت کو ہم بطور مثال سامنے رکھتے ہیں اس سوسائٹی میں لٹریچر کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی ذمہ داری بھی اسی کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہ بھی جائزہ لے گا کہ فلاں فلاں سوسائٹی تک ہمیں پہنچنا ہے اور ہمارے پاس اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

پس مرکز کو یہ لکھتے رہنا کہ ہماری یہ ضرورتیں اب تک ہمیں نہیں پہنچیں یہ بھی سیکرٹری اشاعت کا کام ہے۔ اس کا یہ بھی کام ہے کہ دنیا کے ذرائع کو استعمال کر کے جہاں جہاں کتابیں بیچنے کے نظام قائم ہیں ان کی باقاعدہ جس طرح نہریں بہتی ہیں اس طرح بعض بڑے بڑے ایسے نظام ہیں جن میں ایک طرف آپ کتابیں ڈالیں تو وہ آخر ان کھیتوں تک پہنچتی ہیں جو پڑھنے والوں کے کھیت ہیں۔ اور بڑی حفاظت کے ساتھ یہ نظام چلتا ہے، کوئی قطرہ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ تو جماعت کی کتابوں کو ایسی نہروں میں ڈال دینا جو بالآخر پڑھنے والوں تک اس نظام کے تابع خود بخود پہنچیں گی، یہ بھی سیکرٹری اشاعت کا کام ہے۔ اس کے لئے اس کو بڑی محنت کرنی چاہئے دروازے کھٹکھٹانے چاہئیں۔ چھوٹے سے کام کے لئے جو لوگ اپنی ذات کے لئے ایجنسیاں لیتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ ایجنسی کو شائع اور مشتہر کرنے کے لئے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔

ایک صاحب سے میری دو تین دن ہوئے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا فلاں ایک کام ہو سکتا ہے۔ اس نے کہا جی میں کر دوں گا۔ میں نے کہا کس طرح کریں گے، بتایئے۔ انہوں نے کہا جی میں سب کے فون نمبر لوں گا جہاں جہاں بھی اس چیز کی ضرورت پیش ہو سکتی ہے فونوں پر ان سے بات کروں گا۔ ان سے پتے لوں گا، ان کو اطلاع کروں گا کہ میرے پاس یہ چیز آ گئی ہے آپ کو ضرورت ہے۔ آپ بتایئے کون سی سہولت کا وقت ہے جب میں آپ کے پاس حاضر ہو سکتا ہوں۔ اگر پھر جواب نہ آئے تو میں گھر گھر جا کے دروازے کھٹکھٹاؤں گا اور ان کو بتاؤں گا۔ اب وہ شخص نظام جماعت کے لحاظ سے میں نہیں جانتا کس حد تک باشعور ہے اور بیدار مغز ہے لیکن جہاں اپنائیت پائی جائے وہاں انسان کی بہترین صلاحیتیں خود بخود جاگ اٹھتی ہیں اور ہر وہ طریقہ جو انسان کسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اختیار کر سکتا ہے وہ نظر کے سامنے آ جاتا ہے۔ تو یہ طریقے بغیر کسی نوٹس کے اچانک ان کے سامنے آ گئے اور میں بہت خوش تھا۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے اگر آپ یہ کریں گے تو انشاء اللہ آپ ناکام نہیں ہوں گے۔

ہم نے تو کتنے دروازے کھٹکھٹانے ہیں۔ وہ دروازے جو انہوں نے سوچا تھا کہ میں کھٹکھٹاؤں گا وہ تو چند تھے، ہم نے تو لاکھوں کروڑوں دروازے کھٹکھٹانے ہیں اور صرف دروازے کھٹکھٹا کر وہیں پیغام کو ختم نہیں کر دینا، ان دلوں تک پہنچنا ہے جن دلوں کو جگانے کے لئے ہم دروازے کھٹکھٹا رہے ہیں۔ جب تک دروازوں کے

کھٹکنے کی آواز ان کے دلوں کو بے چین نہ کردے اس وقت تک ہمارے مقاصد پورے نہیں ہوسکتے۔

تو اس پہلو سے جب ہم پھر سیکرٹری اشاعت کے کام کی طرف آتے ہیں تو وہ یہ سوچے گا کہ میں نے کتنے لوگوں کو پیغام پہنچانا ہے۔ ان کی زبانوں میں میرے پاس کیا کچھ ہے۔ جو ہے وہ میں ایسے ذرائع اختیار کر کے ان تک پہنچانے کی کوشش بھی کررہا ہوں کہ نہیں جن ذرائع سے نسبتاً جلدی بات ان تک پہنچ سکتی ہے۔ جماعت کے وسائل کم ہیں اگر ہم اپنے دبیلوں پر ہی بیٹھے رہیں، اگر میں صرف ان احمدیوں پر ہی انحصار کروں جو مجھ سے آکر لٹریچر لے جاتے ہیں تو کتنوں تک پہنچے گا۔ بعض ملک ایسے ہیں کروڑوں کی آبادی میں سینکڑوں سے زیادہ احمدی نہیں ہیں تو جتنا ذمہ داری بڑھتی جائے اتنا بے چینی بڑھتی جاتی ہے۔ اسی بے چینی کے نتیجے میں پھر دماغ بیدار ہوتا ہے اور انسان سوچتا ہے، ترکیبیں سوچتا ہے، سوچتے سوچتے سوتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ سوچنے والے کو خوابوں میں پھر اس کے مسائل کا حل بتا دیتا ہے اور انہی باتوں میں مگن پھر وہ اٹھتا بھی ہے تو ساری زندگی کا ایک قسم کا جنون سا بن جاتا ہے اور حقیقت میں جنون کے بغیر کام نہیں ہوا کرتے۔ تمام انبیاء کو مجنون کہا گیا ہے، آخر یہ اتفاق کیسے ہوگیا۔ اگر محض گالی ہوتی تو کسی کو دیدی جاتی، کسی کو نہ دی جاتی۔ سب انبیاء میں کوئی قدر مشترک ہے جس کے نتیجہ میں ان کے دشمن انہیں مجنون کہتے ہیں۔ وہ کام کا جنون ہے، لگن ہے، پاگل کردینے والی لگن ہے۔ دن رات انسان اس میں مصروف ہوجاتا ہے۔ یہ وہ لگن ہے جو انبیاء سے ہمیں ورثے میں پانی ہوگی جس کے بغیر ہم اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ پس جماعتی عہدے تو یہ ہیں۔

امانتوں کا حق ادا کریں

اب سوچئے کتنے بیوقوف اور بیچارے بدنصیب وہ لوگ ہیں جو جماعتی عہدوں کو اپنی عزتوں کے لئے لیبل سمجھتے ہیں اور اس کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ بہت بڑے خائن ہیں، وہ نظام جماعت کو برباد کرنے والے لوگ ہیں۔ اس نیت سے جو ووٹ دیتا ہے وہ بھی مارا گیا اور اس نیت والے ووٹ جس کو ملتے ہیں وہ بھی بیچارہ بدنصیب ہے کیونکہ غیر متقیوں کا امام بنایا گیا ہے۔ پس امانتوں کے حق ادا کریں، ہر پہلو سے نظر رکھتے ہوئے، ہر قطرہ پر نظر رکھنی ہوگی۔ ایک قطرہ بھی کڑوا ہماری جماعت میں باقی نہ رہے۔ اگر اس کی کڑواہٹ دور نہیں ہوتی تو بہتر ہے کہ وہ ہم سے الگ ہو جائے مگر اس جماعت کو تو ہمیں حوض کوثر بنانا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو قیامت کے بعد یعنی آخرت میں جو حوض کوثر عطا ہونا ہے، وہ حوض کوثر اس دنیا میں بن رہا ہے۔ وہ حوض کوثر آپؐ کے غلاموں نے بنایا ہے اور آپ کے غلام بناتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ تقویٰ جو دلوں سے نچوڑا جائے گا یعنی محمد مصطفیٰ کے عاشقوں اور غلاموں کے دلوں سے وہی تقویٰ ہے جو اس حوض کوثر کا پانی ہے۔ وہی ہے جو آئندہ ہمیشہ کے لئے بنی نوع انسان کو سیراب کرتا رہے گا یعنی آپؐ کے غلاموں کو سیراب کرتا رہے گا۔ پس اس پہلو سے اپنی ذات، اپنے وجود کا شعور حاصل کریں۔ آپ کون ہیں، کیا ہیں، آپ پر کیا ذمہ داریاں ہیں، اور جتنی ذمہ داریاں ڈالی جاتی ہیں ان کے امین بننے کی کوشش کریں اور تقویٰ کی روح پیدا کریں۔

حضرت مسیح موعود نے اس مضمون پر بہت ہی عمدہ، بڑی وسعت کے ساتھ اور گہرائی اور لطافت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ آپ کا جو اقتباس میں اس سلسلے میں لایا ہوں اب تو اس کے پڑھنے کا وقت نہیں۔ انشاء اللہ آئندہ خطبے میں میں وہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔ لیکن سردست میں اسی مضمون کے دوسرے پہلو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پس ایک سیکرٹری اشاعت ہے وہ حقیقت میں تب سیکرٹری اشاعت بننے کا اہل ہوگا جب وہ اپنے کام کو آغاز سے لے کر انجام تک اسی طرح اٹھائے گا جیسے سب سے زیادہ اہم ذاتی ذمہ داری کوئی انسان اٹھاتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ فوراً اپنے لٹریچر کا جائزہ لے، مرکز سے معلوم کرے کہ کوئی ایسی چیز تو نہیں جو وہاں موجود ہو اور ہمارے پاس نہ آئی ہو۔ جائزہ لے کون کون سی زبانیں ہیں جن میں خلا ہے۔ یہ جائزہ لے کہ جن کو کتابیں دی جاتی ہیں ان کا ردعمل کیا ہوتا ہے۔ معلوم کرے کہ ان کی مزید ضرورتیں کیا ہیں۔ ایسا تو نہیں کہ جماعت لٹریچر کسی اور خیال میں شائع کر رہی ہے اور پڑھنے والوں کے خیالات اور ہیں۔ جماعت کچھ اور کر رہی ہے اور طلب کچھ اور ہے۔ غرضیکہ بہت تفصیل اور گہرائی کے ساتھ لٹریچر کو شائع بھی کرنا چاہئے۔ اور پھر ردعمل کو معلوم کرنا چاہئے اور اس کو پھر آگے جماعت میں رائج کرنا چاہئے۔

ایک رسالہ ''التقویٰ'' ہے جو عربی زبان میں جماعت کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا جب یہ دو تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا جاتا تھا لیکن چونکہ اکثر سیکرٹری اشاعت نے کبھی دلچسپی نہیں لی، کہ کن کے پاس گیا، کیا نتیجہ نکلا، کوئی فائدہ ہوا یا نہیں ہوا، ان کو پتہ ہی نہیں اس بات کا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے ایسے رسائل تھے جن کے متعلق ہمیں کبھی سمجھ نہیں آئی کہ کیا فائدہ ہوا، کیا نہیں ہوا۔ کبھی ان کی طرف سے رقم موصول نہیں ہوئی۔ جب جماعت سے پوچھا گیا کہ بتایئے آپ کے کہنے پر ہم نے دو سو یا پانچ سو یا ہزار رسالے جاری کئے تھے تو کیا بنا۔ تو پھر کچھ امیر صاحب کو فکر پیدا ہوتی ہے، مجلس عاملہ میں پیش ہوتا ہے۔ پھر بتایا جاتا ہے کہ ہمارے پاس تو دینے کے لئے پیسے نہیں، بہتر ہے آپ رسالے بند کردیں رسالے تو بند کردئے جاتے ہیں لیکن اس چشمے کے منہ پر کون بیٹھا ہے، کس نے اس پانی کو آگے جاری رہنے سے روک دیا ہے، اس طرف خیال نہیں آتا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر سیکرٹری اشاعت ذمہ دار ہوتا ہے اور امیر اس کی نگرانی رکھتا تو ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ تو اس سے ملاقات رکھتا۔ اس سے معلوم کرتا کہ بتاؤ کون کون سے مرکزی رسائل یا مقامی رسائل کتنے لوگوں کو بھجوائے جارہے ہیں۔ کبھی تم نے ان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ پسند بھی کرتے ہیں کہ نہیں، کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ کون ہیں جو محض مفت وصول کرنے کی حد تک خریدار نہیں بنے ہوئے بلکہ پیسے کے ادا کرنے کی حد تک بھی خریدار بننے کے لئے تیار ہیں اور ان کو پھر لکھ کر معلوم کر کے ان سے یہ رقم وصول کی جائے۔ کبھی تم نے خیال کیا ہے کہ ایک سال گزرنے کو ہے جماعت نے ابھی تک اس مرکزی شعبے کو رقم ادا نہیں کی جس کو رسالے جاری کرنے کی ہدایت کی جا چکی ہے۔

یہ تمام امور صرف ایک رسالے سے تعلق میں اگر پیش نظر رکھے جائیں تو چند دن کی محنت کے بعد خدا کے فضل سے بہت عمدہ خطوط پر یہ رسالوں کا نظام جاری ہو سکتا ہے۔ التقویٰ ہے، ریویو آف ریلیجنز ہے، اسی طرح مقامی ہر ملک کے اپنے رسائل ہیں۔ جن سے دنیا کے بنی نوع انسان کو تمام دنیا کو یا کم از کم ان ملکوں کے رہنے والوں کو خصوصیت سے فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ لیکن ان کی اشاعت کے لئے کوئی فکرمند نہیں۔ کوئی سمجھتا نہیں کہ یہ میری ذمہ داری ہے۔ پس جس کو سیکرٹری اشاعت بنایا جاتا ہے اس کا تو دل لرزنا چاہئے یعنی جہاں تک اس کی ذات کا احساس ہے اس کو یہی لگے گا کہ کوئی مصیبت آپڑی ہے، ایک پہاڑ ٹوٹ گیا ہے سر پر اور پھر اس پہاڑ کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اس کو دعائیں کرنی ہوں گی۔ اس کو توجہ کرنی ہوگی حتی المقدور کوشش کرنی ہوگی۔

بوجھ ہلکا ہونے کے طریق

یہ بوجھ دو طریق پر ہلکا ہوتا ہے۔ اول یہ کہ حوصلے کے ساتھ، صبر کے ساتھ انسان اس کوشش میں لگ جائے کہ کام خواہ کتنا بڑا ہو میں نے ہی کرنا ہے اور وہ تھوڑا تھوڑا لے کر حسب توفیق اس کام کو کرنا شروع کردے۔ ہر روز اگر انسان کچھ کام کر کے سوئے۔ کچھ ذمہ داریاں ادا کر کے سوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک طمانیت نصیب ہوتی ہے۔ جو نیند ایک تھکے ہوئے مزدور کو آتی ہے وہ ایک عیاش امیر کو نہیں آسکتی جس کو پتہ ہی نہیں کہ بدن تھکتا کیسے ہے، کیسے محنت کی جاتی ہے۔ جو روٹی کا مزہ ایک بھوکے کو آتا ہے وہ ایک ایسے عیاش کو کیسے آسکتا ہے جس نے اپنے معدے کو ٹھونس ٹھونس کر ستیاناس کیا ہوا ہے۔ کوئی طلب نہیں اس کو، چورنیں کھانی پڑتی ہیں تاکہ بھوک کا مزہ پیدا ہو۔

لیکن جو قدرتی مزہ بھوک کا ہے وہ چیز ہی اور ہے۔ بھوک کی حالت میں جن لوگوں نے تجربہ کیا ہے، ہمیں کئی دفعہ ایسے تجربے ہوئے ہیں کہ سفر کی حالت میں، شکار کی حالت میں، شدید بھوک کے وقت روٹی کا ایک ٹکڑا اور پیاز اور نمک مرچ وہ مزا دے جاتے ہیں کہ بڑی سے بڑی دعوت بھی وہ مزا نہیں دیتی تو نیند کا مزا بھی وہی ہے جو کمائی جائے وہی نیند لطف دیتی ہے خواہ وہ تھوڑی ہو، بڑا دل کو سکون بخشتی ہے۔

پس ہر عہدیدار کو اس خیال سے محنت کرنی چاہئے کہ میری ذمہ داری ہے اور کوئی دن مجھ پر ایسا نہ گزرے کہ میں اس ذمہ داری کے کسی حصے کو ادا نہ کررہا ہوں۔ اس لگن سے جب عہدیدار کام شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر کام آسان ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک دن کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا پھر دوسرے دن کا بوجھ ہلکا ہوگا پھر تیسرے دن کا بوجھ ہلکا ہوگا اور رات کو جب تہجد کے لئے اٹھے گا تو یہ دعا کرے گا (۔) کہ اے خدا! ہم نے تیرے لئے بوجھ اٹھائے ہیں۔ ہم پر جو تو بوجھ ڈالتا ہے ایسے بوجھ نہ ہوں جن کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اس مضمون کو، دل سے دعا کرنے کے نتیجے میں انسان سمجھ سکتا ہے، اس کے بغیر نہیں سمجھ سکتا۔ وہ شخص جس نے دن بھر محنت کی ہو اور پھر رات کو یہ دعا کرتا ہے اس پر اس دعا کا حقیقی مضمون روشن ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھ رہا ہوتا کہ خدا مجھ پر ایسی ذمہ داری ڈال دے گا جس کی مجھ میں طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ اس رنگ میں اس دعا کا مفہوم سمجھتا ہے کہ اے خدا میرے بوجھ تو نے ہلکے کرنے ہیں۔ مجھ میں تو کوئی طاقت نہیں ہے۔ جو تو نے بوجھ ڈالا ہے اس کی طاقت بھی عطا کر، یہ مراد ہے اس دعا سے۔ (۔)

یہ مطلب نہیں ہے کہ جو میں کام نہیں کرتا وہ میرے سر سے ٹالتا چلا جا۔ اگر یہ مطلب ہو تو ہر انسان دنیا کا سب سے نکما انسان بن کر مرے گا کیونکہ انسان کو عادت ہے کام ٹالنے کی۔ مراد یہ ہے کہ اے خدا میں نے کر کے دیکھا ہے، میں نے جان ماری ہے اور میں جانتا ہوں کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے پس تو تو طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالنے والا نہیں ہے، میری طاقت بڑھا، یہ اس دعا کا مفہوم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پھر طاقت بڑھاتا چلا جاتا ہے اور میرا ساری زندگی کا تجربہ ہے کہ کبھی بھی یہ دعا نامقبول نہیں ہوتی، رد نہیں کی جاتی۔ اگر اس کے مضمون کا حق ادا کرتے ہوئے، اس کو سمجھتے ہوئے آپ یہ دعا کرتے ہیں خدا ضرور سنتا ہے اور ضرور آپ کو طاقت عطا فرماتا ہے، آپ کو مددگار مہیا کرتا ہے، دنیا کے حالات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے، آپ کی وہ دلی خواہشات جو اس کی خاطر دل میں پیدا ہوئی ہیں ان کو پورا کرنے کی کوشش فرماتا ہے۔

پس ایک عہدیدار جب اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہے تو یہ دو ہی رستے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اپنی امانت کو سمجھے کہ ہے کیا۔ اس کا احاطہ کرے اس کی تفاصیل کا اس کو علم ہونا چاہئے اور پھر وہ ہر اس چیز پر ہاتھ ڈالے جس کی اس میں طاقت ہے خواہ تدریجاً ڈالے، مگر چھوڑے نہ رکھے۔ ایک پہلو بھی اس کی امانت کا ایسا نہ ہو جسے وہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ ایک دم نہیں اٹھتی تو رفتہ رفتہ اٹھائے لیکن اٹھائے ضرور اور جب کوئی امانت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے، اس کا بوجھ محسوس ہوتا ہو، اس وقت دعا کرے کیونکہ بغیر بوجھ محسوس کئے جو دعا کی جاتی ہے کہ اے خدا ہمارے بوجھ ٹال دے، ہمیں طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہ دے یونہی فرضی اور خیالی

باتیں ہیں۔ اس دعا کا حقیقت سے اور خدا کی قبولیت سے کوئی تعلق قائم نہیں ہوتا۔ جب بھوکا روٹی مانگتا ہے اس کی آواز اور ہوتی ہے اور بغیر بھوک کے آپ روٹی طلب کریں اس آواز میں فرق ہوگا زمین وآسمان کا فرق ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے دعا کے ساتھ مضطر کی شرط لگا دی ہے کہ جب میں مضطر کی آواز سنتا ہوں تو اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ تو ایک عہدیدار کا اضطرار یہ ہے کہ وہ کام پر ہاتھ ڈالے، اس کا بوجھ محسوس کرے، جانتا ہو کہ اکیلا اس سے یہ کام ہونا نہیں ہے اور کوشش ضرور کرے تب وہ خدا کے حضور عاجزانہ گرے اور کہے اے خدا! تو طاقت عطا فرماتا چلا جا۔ جب اس طرح محسوس کرکے دعا کی جائے گی۔ تو وہ غیب سے ایسے ہاتھ کو دیکھے گا جو غیب کا ہاتھ نہیں رہے گا بلکہ ظاہر ہوگا اور اس کے بوجھ اٹھائے گا اور اس کے بوجھوں کو ہلکا کردے گا اور وہ اپنے کاموں کو پہلے سے زیادہ بڑھ کر روانی اور عمدگی کے ساتھ سلاست کے ساتھ ادا کرنے کی اہلیت اختیار کرتا چلا جائے گا۔

ابھی اس کی اور بھی مثالیں دینے والی ہیں اور بھی بعض عہدے ہیں جن کے متعلق میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تو انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں اب اس مضمون کو جاری رکھوں گا۔ اس عرصے میں جس حد تک آواز عہدیداروں تک پہنچی ہے جو اس کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ ابھی سے اس کی طرف توجہ شروع کردیں تاکہ مجھے یہاں بیٹھے دکھائی دینے لگے کہ خدا کے فضل سے کاموں کے انداز میں پاکیزہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2002ء)

علمی نشست

✪ نیشنل کالج (رجسٹرڈ) دارالصدر جنوبی میں حفظان صحت کے حوالے سے مورخہ 20 فروری بروز (جمعرات) 11 بجے دن ایک علمی نشست منعقد ہو رہی ہے۔ ماہر ہومیو ڈاکٹرز لیکچر اور سوالوں کے جواب دیں گے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نیشنل کالج صدر جنوبی ربوہ)

کالکیشیا مدر ٹنچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	کالکیشیا مدر ٹنچر (سپیشل)	کالکیشیا Q
رعائتی قیمت		-/100	-/50

نوٹ۔ اصل "کالکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم چوہدری انیس احمد صاحب صدر حلقہ گولمنڈی کوئٹہ ابن مکرم حکیم خورشید احمد صاحب آف ناصر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خوشدامن مکرمہ احمد بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد حیات صاحب مرحوم آف کوئٹہ مورخہ 15 فروری 2003ء بروز ہفتہ بعمر 76 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 16 فروری کو بعد نماز ظہر مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان کوئٹہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت نیک، پنجوقتہ نماز کی پابند اور دعا گو بزرگ تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کا خاص شغف تھا۔ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ہر مشکل گھڑی میں ثابت قدم رہیں۔ آپ کے خاوند مرحوم کو 1984ء میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب آف لندن، مکرم نعیم احمد صاحب آف کینیڈا، مکرم حافظ شمیم احمد صاحب آف کوئٹہ، مکرم وسیم احمد صاحب آف کینیڈا اور دو بیٹیاں مکرمہ فرحت حیات صاحبہ اور مکرمہ رفعت انیس صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرمہ منورہ بلال صاحبہ اہلیہ چوہدری بلال احمد صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ ان کے والد چوہدری منیر احمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر آف دارالبرکات ربوہ حال مقیم جرمنی مورخہ 18 جنوری 2003ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں ان کا جسد خاکی مورخہ 3 جنوری کو ربوہ لایا گیا۔ اور اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عشاء ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کروائی۔ مرحوم چوہدری فیض احمد صاحب ولد حضرت غلام محمد صاحب آف پوہلہ مہاراں رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وشادی

✪ مکرم لئیق احمد صاحب ابن محترم شریف احمد صاحب صدیقی کپورتھلوی مرحوم کا نکاح مورخہ 15 دسمبر 2002ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے ہمراہ مکرمہ ہومیو ڈاکٹر سیدہ عائشہ نفیس بخاری صاحبہ بنت مکرم سید بشیر احمد صاحب بخاری دارالصدر شمالی ربوہ بعوض مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔ مکرم لئیق احمد صاحب حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ اور ہومیو ڈاکٹر سیدہ عائشہ نفیس بخاری صاحبہ محترم سید احمد حسن صاحب بخاری انبالوی کی پوتی ہیں۔ تقریب رخصتانہ اسی روز منعقد ہوئی اس موقع پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

قومی صنعتی نمائش اسلام آباد

✪ اسلام آباد میں ایک صنعتی نمائش مورخہ 14 مارچ سے شروع ہو رہی ہے جو کہ 3۔اپریل تک جاری رہے گی۔ یہ نمائش صنعت کاروں، مینوفیکچررز اور سرکاری صنعتی اداروں کیلئے اپنی مصنوعات کو جنوبی ایشیاء اور پاکستان بھر سے آئے خریداروں کی ایک بہت بڑی تعداد کے سامنے پیش کرنے کا نادر موقع فراہم کر رہی ہے۔ مزید معلومات کیلئے مورخہ 30 جنوری 2003ء کا اخبار "جنگ" ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

درخواست دعا

✪ مکرم داؤد نفیس صاحب معلم وقف جدید ٹائیفائیڈ بگڑنے کی وجہ سے گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

✪ مکرم پرویز اختر سنوری صاحب لندن میں جگر کی تشویشناک بیماری کے باعث ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفاء کامل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 8

برس لاہور میں نیوزی لینڈ کے خلاف میچ میں تیز ترین گیند 100.04 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کرائی تھی۔

تربیلا اور منگلا ڈیم میں پانی کی کمی پاکستان

میں بارشوں کی کمی کے باعث منگلا ڈیم کے بعد تربیلا ڈیم میں بھی پانی ختم ہوگیا ہے۔ اور دونوں ڈیموں کی پوزیشن محض عام دنوں کی سی ہوگئی ہے۔ تاہم حالیہ بارشوں سے صورتحال میں بہتری آنے کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔ پانی کی کمی سے ہائیڈرل بجلی کی پیداوار میں 90 فیصد کمی ہوگئی ہے۔

گیس پائپ لائن پر سخت سیکیورٹی وزیراعلیٰ

پنجاب نے گیس پائپ لائن کے تحفظ کیلئے سخت سیکیورٹی انتظامات کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پائپ لائن کے ساتھ چیک پوسٹیں قائم کی جائیں گی۔ تاکہ قانون شکن عناصر کے ساتھ سختی سے نمٹا جاسکے۔ وہ گیس پائپ لائن کیلئے سیکیورٹی انتظامات کے سلسلہ میں بلائے گئے ایک اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔

ملائیشیا میں مشرف واجپائی ملاقات کا امکان

نہیں پاکستان نے ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں غیر جانبدار ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے دوران صدر مشرف اور ہندوستان کے وزیراعظم واجپائی کے مابین ملاقات کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ بھارت کے دراندازی کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ جب ہم بصرین تعیناتی کرنے کی پیشکش کرتے یا الزامات کو چیلنج کرتے ہیں تو بھارتی بھاگ جاتے ہیں۔ دونوں ممالک ڈپٹی ہائی کمشنروں کی تعیناتی اور انہیں ویزا دینے پر رضامند ہوچکے ہیں۔ سارک سربراہ کانفرنس اسی سال پاکستان میں منعقد ہوگی۔

عراق کی سالمیت پر آنچ نہیں آنی چاہئے

وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ کوالالمپور میں غیر وابستہ ممالک کی کانفرنس کے دوران صدر جنرل مشرف اور وزیراعظم واجپائی کی شرکت سے مستقبل میں پاک بھارت تعلقات میں امن وآشتی کا نیا سفر شروع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پالیسی واضح ہے کہ عراق کی سالمیت پر آنچ نہیں آنی چاہئے۔

امریکی نائٹ کلب میں بھگدڑ۔ 21 ہلاک

امریکی شہر شکاگو کے جنوبی حصے میں ایک نائٹ کلب میں بھگدڑ مچنے سے کم سے کم 21 ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کسی نے کلب کے اندر ذاتی دفاع کیلئے استعمال ہونے والا اسپرے کر دیا۔ کلب میں اس وقت پندرہ سو افراد موجود تھے۔

تبدیلی نام

✪ میں نے اپنا نام رضیہ بی بی سے تبدیل کرکے رضیہ بیگم رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رضیہ بیگم بنت محمود احمد صاحب

سکنہ کوٹ سوہندہ تحصیل وضلع شیخوپورہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	19 فروری	زوال آفتاب	: 12-22
بدھ	19 فروری	غروب آفتاب	: 6-00
جمعرات	20 فروری	طلوع فجر	: 5-22
جمعرات	20 فروری	طلوع آفتاب	: 6-44

نیٹو ترکی کے دفاع پر تیار عراق کے خلاف جنگ میں ترکی کے دفاع کے معاملے پر شدید اختلافات کے بعد نیٹو میں سمجھوتہ طے پا گیا اور اس طرح دفاعی تنظیم میں ایک ہفتے سے جاری تاریخ کے بدترین بحران کا خاتمہ ہو گیا یہ بحران اس وقت شروع ہوا تھا جب عراق پر ممکنہ امریکی حملے کے پیش نظر امریکہ و برطانیہ نے نیٹو سے کہا تھا کہ وہ جنگ کے دوران ترکی کے دفاع کیلئے اس کو فوجی امداد وتعاون فراہم کریں۔ لیکن فرانس' جرمنی اور بیلجیئم نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ اس سمجھوتے کے باوجود عراق کے بحران پر ان کے مؤقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی کہ عراقی بحران جنگ کی بجائے پرامن طریقے سے طے کیا جائے۔

ملائیشیا نے اسلامی ممالک کا اجلاس بلا لیا

قطر کی طرف سے انکار کے بعد ملائیشیا نے اسلامی ممالک کی کانفرنس کی میزبانی کی پیشکش کی ہے۔ اسلامی ممالک کی کانفرنس 26 فروری کو ہوگی۔ اس غیر رسمی تیاریک کے اجلاس کے موقع پر 57 اسلامی ممالک کے 40 نمائندے کوالالمپور میں موجود ہیں۔ اس موقع پر ملائیشیا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اب ہم انتظار نہیں کر سکتے' عراق کے خلاف جنگ کسی بھی وقت شروع ہو سکتی ہے۔ اسلامی ممالک کی غیر رسمی کانفرنس میں عراق پر ممکنہ حملے سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا جائے گا۔

ملک بھر میں طوفان بادو باراں لاہور اور ربوہ سمیت ملک بھر میں جاری بارشوں' طوفان بادو باراں اور برفباری سے 29۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں شدید زخمی ہو گئے۔ جبکہ ٹیلی فون' بجلی' سیوریج اور ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ تیز ہواؤں سے چھتیں اڑ گئیں۔ نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ مٹی اور برف کے تودے گرنے سے کئی سڑکیں بلاک ہو گئیں۔ چاغی میں چشمہ ڈیم کا پشتہ ٹوٹنے سے سیلاب آ گیا۔ اڑھائی صد سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ پہاڑوں پر 2 فٹ سے زیادہ برفباری ہوئی سب سے زیادہ بارش راولا کوٹ میں ہوئی۔ آئندہ بھی بارشوں کا امکان ہے۔

امریکہ نے بھارتی درخواست مسترد کر دی

امریکہ نے بھارت کی جانب سے شہری مقاصد کیلئے ایٹمی تنصیبات کی تعمیر اور خلائی پروگرام میں تکنیکی تعاون فراہم کرنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ تاہم اس کے باوجود بھارتی ایٹمی توانائی کے کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت آٹھ ایٹمی بجلی گھر زیر تعمیر ہیں جو سال 2008ء تک مکمل ہو جائیں گے۔

ورلڈ کپ کے تیز ترین باؤلر پاکستان کے فاسٹ باؤلر شعیب اختر نے ورلڈ کپ کے دوران تیز ترین گیند کرانے کا ریکارڈ قائم کر لیا ہے۔ نمیبیا کے خلاف میچ میں شعیب نے روڈی دورن کو 98.5 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند کرائی جو کہ ورلڈ کپ کی تاریخ میں سب سے تیز رفتار گیند ہے۔ یاد رہے کہ انہوں نے گزشتہ

باقی صفحہ 7 پر

تعطیل

مورخہ 20 فروری 2003ء بروز جمعرات الفضل اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم احمد حبیب صاحب کو بطور نمائندہ مینجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع اوکاڑہ میں بھیج رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل۔
2۔ وصولی چندہ الفضل و بقایات جات۔
3۔ ترغیب برائے اشتہارات۔

احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دورہ کو اپنے فضل سے کامیاب کرے۔ (آمین)

(مینجر الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

مرسڈیز بینز ویگن کرایہ پر دستیاب ہے
سیر و تفریح شادی بیاہ و دیگر ضروریات کیلئے 14 سیٹر مرسڈیز ویگن مناسب کرایہ پر دستیاب ہے۔ رابطہ حنیف چوہدری لاہور
فون: 6661244 موبائل: 03334257709

ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
ڈاکٹر اظہر جاوید احمد ماہر سرجن
بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کرینگے استقبالیہ سے پرچی بنوائیں
مریم میڈیکل سنٹر یادگار روڈ ربوہ فون 213944

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکیجنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 0300662-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

البشیر ز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510 / 04942-423173

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522, 7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی' میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اعظم

نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش: 214321
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد ایم بی اے
اقصیٰ روڈ ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر غلام مرتضیٰ محمود فون دکان 213649 فون رہائش 211649

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

مسکر کیٹرنگ
خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ نئی ورائٹی دستیاب ہے۔
خوشی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
172-173 بلک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون 5832958 موبائل: 0303-7558315

ضرورت چوکیدار
BARKAT
ایگرو مین کرسٹل رائس ملز سید نگر روڈ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے 4 عدد چوکیدار گارڈز کی ضرورت ہے ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ لائسنس ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول تنخواہ کے ساتھ ساتھ رہائش کی سہولت بھی دی جائے گی خواہش مند حضرات صدر/امیر جماعت یا امیر ضلع سے تصدیقی چٹھی ہمراہ لائیں۔
رابطہ: ڈائریکٹر میاں وسیم احمد
فون: 04346-333489-333865
FAX 333864

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29